مرد خدا کی زانی عورت خدا کے بارے میں
اور اپنے شوہر کے بارے میں پُر جوش انداز میں
باتیں تو کر سکتی تھی، لیکن اُسکا باغی دِل ہمیشہ آنکھ بچا کر
اُن چیزوں کی طرف لپکتا تھا جن سے اُسکو لذّت ملتی تھی۔
اور ایسا اُسکے مذہبی تجربہ کا حصہّ نہیں تھا
کہ وہ ایمانداروں کے سامنے اور خدا کے سامنے
اپنے گناہ کی وجہ سے شرمندگی محسوس کرے۔
اُسکے سامنے جواز یہ تھا کہ وہ زیادہ تر لوگوں کی طرح ہی ہے۔
اسکے علاوہ وہ یہ بھی سوچتی تھی کہ کیا وہ ہمیشہ اچھے کام ہی نہیں کرتی۔
تاکہ اُسکے گناہوں کا ازالہ ہو سکے ؟
اُس نے اپنے بارے میں کبھی ایسا نہیں سوچا تھا
کہ اُسکی گری ہوئی فطرت ہے۔
اور کیونکہ خدا کو کبھی اُس نے اپنے قریب نہ پایا
کہ وہ اُس کو اُسکی برگشتگی کی حالت میں،
زانی فطرت کے باعث،
غیر اصلاح یافتہ زانی دِل کیساتھ پکڑ سکے،
اُس نے اپنی غیر رُوحانی ذات میں
کبھی اپنے گناہ کی وجہ سے بے چینی محسوس نہ کی۔
اور نہ ہی کبھی صفائی کی پُر جوش ضرورت محسوس کی،
کہ وہ نئی تخلیق بن سکے۔

اُس نے سوچا، کہ مذہب میں تھوڑی سی مزید دِلچسپی شائد کام بنادے
کیونکہ جب وہ اپنے مذہبی رفقاء کار
کے درمیان ہوتی تھی
تو اُسے نظر آتا تھا کہ کم سے کم وہ
اُن جیسی ہی ہے
جو مذہبی رسُوم میں بھرپُور حصہّ لینے کو ہی کارِ ثواب سمجھتے ہیں۔

کچھ لوگوں کو ذرّہ بھر بھی ندامت کا احساس نہیں ہوتا
وہ خود سے یہ سوال نہیں پُوچھتے
"کہ اُنکو اُنکی باغی فِطرت سے کَون بچائیگا ؟"
وہ یہ بھی نہیں پُوچھتے کہ میں اللہ کی راہ میں سچا مُسلمان کیسے بن سکتا ہُوں
اور نئی تخلیق کیسے حاصل کر سکتا ہُوں
وہ اِس عورت کی مانند ہیں
جو کِسی قسم کی ندامت محسُوس نہیں کرتے کہ وہ خدا کے سامنے ہیں،
ایک ایسا خدا جو آپکو آپکی گناہگار فِطرت میں جانتا ہے۔
اور نہ صِرف آپکے گناہگار ہونے کی حد تک بلکہ
ایسا خدا جو آپکو ایک نئی پاک فِطرت دینا چاہتا ہے،
وہ جِس کے پاس آپ کیلئے گناہ نہ کرنے کا پُر اثر ارادہ مع
ایک ابدی رُوح کے جو آپکو ایک محبت بھرا ضمیر عطا کرتی ہے، موجود ہے

لیکن آپ یہ کہیں گے : "میں اُس عورت کی طرح نہیں ہُوں
میں نے زنا نہیں کیا۔
مجھے ایک نئی فِطرت کی ضرورت نہیں ہے۔"
کیا آپ نے کبھی کِسی دوسرے اِنسان کو شہوت بھری نظروں سے دیکھا ہے ؟
آپکو اِس بات کا پتہ نہیں ہے
کہ ایسی نظریں
ایک زناکار دِل سے ابھرتی ہیں ؟
کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا آپکو
ایک نیا دِل دینا چاہتا ہے،
ایسا دِل جو گناہ کے تصوّر سے بھی کانپتا ہے،
ایک ایسا دِل جِسکا اللہ تعالیٰ خود رکھوالا ہے ؟

اپنی غیر رُوحانی ذات سے، جو مذہب کا لبادہ
اوڑھے ہُوئے ہے، مطمئن ہونا چھوڑ دیں۔
کیا آپ نہیں جانتے کہ آپکو نئی تخلیق بننا ضروری ہے ؟

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ذریعے ایک نئی مخلوق بنے بغیر
محض ثواب حاصل کرنے کیلئے مذہبی رسُوم میں حصہ لیتے ہیں،
اور وہ یہ سوچتے ہیں کہ شاید وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر رہے ہیں،
اُنکو ہمیشہ کیلئے ایک بہت بڑا دھچکا لگنے والا ہے۔
کیونکہ ایسے مذہبی لوگوں کی بابت اُس نے کہا ہے: 'یہ نفرت انگیز ہیں۔' (٦١)
اگر آپکی راستبازی ایسے لوگوں سے بڑھکر نہ ہو
آپ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں۔ (٦٢)

کیونکہ خدا وفا کا عہد باندھنے والا خدا ہے۔
ایک وفادار اور پاکیزہ شوہر،
لیکن وہ لوگ جو نئی تخلیق نہیں ہیں
اور محض مذہبی ہیں
وہ خدا کے نزدیک زناکار دِل رکھنے والے ہیں جو جہنم کے لائق ہیں۔
اُنکی فِطرت اُس سرکش بیوی کی مانند ہے جس نے خدا کے غضب کو للکارا۔
کیونکہ گندھک اور آگ کی جھیل
ایسے لوگوں کیلئے وقف ہے:
ایسے لوگ جو ایماندار ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں
لیکن ستائے جانے کی صورت میں بیزار پائے جاتے ہیں،
جو سچی گواہی تھامنے کے لئے اعتبار کے قابل نہیں ہیں،
وہ جو اخلاقی اعتبار سے غلیظ ہیں
یا نفرت انگیز حد تک بُتوں کے پجُاری ہیں،
وہ جو سفاکانہ نفرت اپنے دِلوں میں پالتے ہیں،
وہ جو نفسانی جمود کا شکار ہیں
یا ایسے جنسی تعلقات میں ملوث ہوتے ہیں
جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ممنوعہ قرار دیئے گئے ہیں۔
جو جادو منتر میں ملوث ہیں
مذہب اور پوشیدہ بھیدوں کو تنزل کا شکار بناتے ہیں،

وہ حریص بُتوں کے پجاری جو جھوٹے نبیوں سے مشورہ کرتے ہیں،
وہ جو زندہ نہیں اور سچ نہیں بولتے۔(مکاشفہ ۲۱ :۸)
خدا گناہگاروں کو جہنم میں اذیت پہنچانے سے خوش نہیں ہوتا
اور نہ ہی ایک سچا رسول
گناہگار کی موت سے خوش ہوتا ہے۔
آنسوؤں کے بغیر ان باتوں کے بارے واعظ کون کر سکتا ہے ؟
لیکن حقیقت یہ ہے کہ اِنکا پرچار ناگزیر ہے۔
کیونکہ کوئی بھی تباہی سے کیسے بچایا جاسکتا ہے
اگر خدا کے زندہ اور ابدی کلام کے بارے میں
اُنکو نہ بتایا جائے کہ وہ نئی مخلوق بن کے نئی فِطرت حاصل کریں ؟

مہربانی سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ نیت
یہ نہیں ہے کہ کسی کو کمتر بنایا جائے،
لیکن یہ کہ ہر اک کو جگایا جائے اور ہر اک کو،
آنیوالی اذیت اور غضب سے مخلصی دلائی جائے۔
ہم ہر اک کے ساتھ عزت اور انکساری کا برتاؤ کرتے ہیں
اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہر شخص میں، کم ظرف ترین اِنسان میں بھی،
اللہ کی شبِیہ کے کچھ نقوش باقی ہیں، جو پوری طرح زائل نہیں ہُوئے۔
خدا تعالیٰ کی خُوبی کی چمک، ہر اِنسان میں جسے اُس نے بنایا،
کِسی نہ کِسی حد تک روشن ہے۔
جِسکی وجہ سے وہ جواب دہ ہے جبکہ وہ
خدا کا کلام سنتے تو ہیں،
لیکن ماننے سے اِنکار کرتے ہیں۔
ہم ہر اِنسان کی عزت کرتے ہیں
کیونکہ جانتے ہیں کہ کلام اللہ نے خود سوچا
کہ ہر رُوح اِس لائق ہے کہ اُس کے لئے جان دی جائے
اور وہ (کلام اللہ) خدا کے دہنے ہاتھ سر بلند ہُوا
جہاں پر وہ ہماری اجتماعی دُعاوں کا مختارِ کُل ہے۔

ہمارا امام ہے
جو چنیدہ لوگوں کیلئے شفاعت کرتا ہے
اور ہم اُس انسان کی شان میں کیسے گستاخی کر سکتے ہیں
جسکے لئے ہمارا امام، عیسیٰ یعنی کلام اللہ ،
خود شفاعت کر رہا ہو ؟
خدا کے فہم اور طاقت کی دولت
کسقدر عظیم ہے !
ہمارا خدا بھسم کر دینے والی آگ ہے !
جیسے کہ اُسکی نجات کی کوئی حد نہیں
اسی طرح گناگاروں کی عدالت کرنے کو اُسکے غضب کی کوئی انتہا نہیں !

اگر آپ خدا کے حضور کسی خطا اور ندامت کا قطعی احساس محسوس نہیں کرتے ،
نہ صرف اُن گناہوں کیلئے جو آپ سے سرزد ہوئے
بلکہ اسلئے بھی کہ آپ فطری طور سے گناہگار ہیں۔
تو پھر آپ یقین کر لیں
کہ آپ اوپر سنائی گئی سچی کہانی میں اُس عورت کی مانند ہیں۔
آخر کیوں ؟
کیونکہ وہ بھی یقیناً آپ ہی کی طرح محسوس کرتی ہے ،
یعنی خدا کے حضور گناہ اور خطا کا احساس ندارد۔
کیونکہ اُس کے لئے ثواب بخش مذہبی رسومات ہی کافی ہیں ،
اور اُسکا دماغ شریر ہے اور اُسکا ایمان ناقص ،
جس نے اپنے محبت بھرے ضمیر کو ، جو
ابدی رُوح عطا کرتی ہے ، مار ڈالا۔
وہ اپنے ہی گمان میں سوچتی ہے کہ جیسے چاہے زندگی گذار سکتی ہے
یعنی نئی فطرت کے بغیر ،
اور مسلسل معاف کر دی جائیگی
کیونکہ وہ چند مذہبی قوانین کی پاسداری کرتی ہے ،
لیکن خود غیر نجات یافتہ اور سرکش حالت میں رہتی ہے۔

کیا آپ اُسکی طرح بنیں گے ؟
شرم وندامت سے عاری
بغیر اس احساس کے کہ آپکو نئی فِطرت کی ضرورت ہے ؟
وہ سوچتی کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ اُس سے خوش ہو گا
لیکن اُس روز کا انجام وہ نہ ہو گا جو وہ سوچ رہی ہے۔
وہ اندھیروں میں ڈُوبا ہُوا ایک دِن ہو گا نہ کہ ایک روشن دِن۔
یہ فریب خوردہ عورت سوچتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کی مالک ہے
اور وہ چند مذہبی قوانین کے مطابق جی سکتی ہے۔
(جنہیں وہ وقتاً فوقتاً پوشیدگی میں توڑ بھی دیتی ہے)
اور وہ اپنی ذات میں خوش ہے،
اور اُن قوانین سے جن کے ساتھ وہ زندگی گذارنے پر اتفاق کرتی ہے،
اور اُس زندگی سے جو اُس نے اپنے لئے بنا رکھی ہے،
یا اُس زندگی سے جو اُس نے اپنے لئے ڈھونڈھ رکھی ہے۔

لیکن جو کوئی اپنی زندگی بچالیتا ہے
وہ اسے کھو دیتا ہے ؛
اور جو کوئی اپنی زندگی کھو دیتا ہے
اور نئی تخلیق کردہ فِطرت کا پھل حاصل کرتا ہے
وہ اپنی زندگی پھر پالیگا،
اور وہ ابد تک اسکے پاس رہیگی۔

کیا خاوند کی غیرت کا تقاضہ یہ نہیں ہے
کہ اس زناکار عورت کو سزا دی جائے ؟

کیا پھر اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے ،اور
اسے سوچنے دیا جائے کہ خدا اسے نہیں دیکھ رہا،
جب کہ ایک مردِ خدا نے اسے
مافوق الفطرت طریقے سے یہ بتایا کہ

اللہ تعالیٰ اسے دیکھ سکتا ہے ؟
کیاایسی سرکش جہالت آپکو طیش نہیں دلاتی ؟
خدا نے اسے کئی سال عطا کئے کہ وہ توبہ کر کے تبدیل ہو ،
لیکن اُس نے اُسکے صبر اور تحمل کو ناچیز جانا ،
اُس حقیقت کو اپنانے سے انکار کیا کہ
خدا کی بھلائی کا مقصد ہے کہ اُسکی توبہ کی طرف راہنمائی کرے۔
وہ سوچتی ہے کہ شاید خدا اُسکی طرح ہے۔
لہذا وہ سرکشی کے عالم میں ،
اپنے بے سمجھ عاشقوں اور اپنی لاتعداد زناکاریوں کے ساتھ ،
خدا کی غیرت کا امتحان لیتی ہے ،
وہ مسلسل طور پر ، نہ صرف اپنے خاوند کے گھر کو ،
بلکہ اپنے باپ کے گھرانے کو ،
یہانتک کہ خدا کے گھرانے کو بھی رسوا کرتی ہے۔
وہ اور اسکے عاشق ایسی نسل ہیں جن سے خدا کو نفرت ہے۔
یہ آدم کے ایک ہی قسم کے لعنتی بچے ہیں۔
پہلا آدمی اور اُسکی بیوی شیطان کی طرف راغب ہوئے اور اپنی ہی
غلط خواہشوں میں گھِر کر شیطان سے ورغلائے گئے
جب اُنہوں نے شیطان کے جھوٹ پر اعتبار کیا
کہ کلام اللہ غلط ہے۔
جب اُنہوں نے اللہ تعالیٰ اور کلام اللہ کے خلاف
اپنے دِلوں کو سخت کیا
تو اُنہوں نے اپنے اندر ایک گناہگار نسل کو جنم دیا۔
جب اُنہوں نے اُسکے کلام کے خلاف سرکشی دکھائی
یہ سوچتے ہُوئے کہ اُنکا علم خدا سے بڑھ کر ہے
تو وہ اُسکی شبیہ کے جلال سے محروم ہو گئے۔
اور اب اِنسانی نسل ،
گو کہ صرف بولنے کی حد تک مذہب کی تائید تو کرتی ہے ،
لیکن ناراستی ، جنگ و جدل ، بحث و تکرار ، قتل و غارت ، بد چلنی ،

بغض رکھنے، غرور و تکبّر، خود پرستی، گالی گلوچ، اور ہر قسم کے فریب،
کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے
۔۔ سانپوں کا ایسا گروہ جو سانپوں کے گرد ہی لپٹا ہُوا ہے!
اور اِن کے راہنما اِن زہریلے سانپوں کے بِل میں بدترین سانپ ہیں!
اُنہوں نے خدا کی محبت کے خلاف اپنے دِل سخت کر رکھے ہیں،
اور اُنکا شرارت بھرا غرور، گناہ کی ندامت کے احساس کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ گناہ؟
جِس میں اُنکے دِل و دماغ پنپتے ہیں!
بھیڑوں کے لباس میں خونخوار بھیڑیے،
یعنی مذہبی اُستاد
جو بے معنی خواب اور جھوٹے کشف کی تشہیر کرتے ہیں
اور خدا کی بھیڑوں کی گمراہی کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔
اور ایسا کرنے میں ہی اطمینان نہیں پاتے
بلکہ سچے چرواہوں کو ستاتے ہیں اور
سفاکانہ طریقہ سے چھوٹی بھیڑوں کا گوشت کھا جاتے ہیں
اور اُنکے کھُر کاٹ ڈالتے ہیں۔
کیا اُنکو یہ علم نہیں کہ خدا لوگوں سے محبت کرتا ہے؟
اور وہ یہ چاہتا ہے کہ لوگ اُسے جانیں
اور یہ جانیں کہ اُسکی اطاعت کرنے سے وہ کیا بن سکتے ہیں!
کیا یہ چمکدار مذہبی بھیڑیے خدا کو جانتے ہیں
یا پھر خدا کو جاننے کی خواہش رکھتے ہیں؟
قطعی نہیں!

بلعام کے گدھے کی طرح
وہ ایک فرشتے کو دیکھتے ہیں اور ایک پیغام دیتے ہیں۔
اور حتیٰ کہ اگر کوئی آدمی جِس کو صرف ایک عورت کی حمایت حاصل ہو
اپنے آپ کو مسیح کا رسول قرار دے،
تو یہ بھیڑیے بہت جلد اُس کے دوست بن جاتے ہیں
اور اُس کے گُن گاتے ہیں،

اور ہر اُس شخص کو مار دینا چاہتے ہیں
جو اُس کے اپنے ہی قصائی بننے کے اختیار سے اختلاف کرے!
یہ جھوٹے نبی ایک جھلملاتا کلام پیش کرتے ہیں
ایسا کلام جو کانوں کو گدگداتا ہے
بلاخون کلام
جو بچا نہیں سکتا۔
اِس غیر نجات یافتہ نبی سے زیادہ بدکار اور کون ہو سکتا ہے
جو کہ نجات کا راستہ نہیں دکھا سکتا؟
یہ خود تو اِس رخنے کو پُر نہ کریں گے،
لیکن یہ قصاب، کسی ملامت کے بغیر،
اپنے ہی لوگوں کا خون بہانے سے نہیں کتراتے،
اور اِس سے بڑھ کر یہ کہ یہ ایسا خدا کے نام میں کرتے ہیں!

کیا اِن زانی ریاکاروں کو بھی، جو نا قابلِ اعتبار
ریاکار راہنماؤں کی پیروی کرتے ہیں
اُن ہی کی طرح نادم اور شرمندہ نہ کیا جائیگا؟
کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت کا تقاضہ یہ نہیں ہے
کہ اِس نمائشی نسل کو
جہنم میں پھینکا جائے؟
یقیناً، ایک جھوٹے کشف دیکھنے والا سرکش رسول
اور تمام سرکش دِل رکھنے والے
جو جھوٹ سننا پسند کرتے ہیں
اکٹھے جلائے جائیں گے۔
ایک اندھیروں میں ڈوبی ہوئی نسل!
ہم ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں،
اور جیسے ہی وہ جواب دیتا ہے ہم اُسے بھُول جاتے ہیں،
تیز رفتاری سے ملنے والی برکات
کا اِستقبال ہم اپنے ہی غرور میں کرتے ہیں۔

وہ ہمیں بڑے بڑے نشان اور عجائب دکھاتا ہے،
لیکن رُوحانی طور سے اندھے لوگ
اپنے آپ سے ہی زیادہ متاثر رہتے ہیں۔
دنیا کے اے بے مقدور راہنماؤ! خبردار رہو،
سرکشوں پر حکمرانی کرنے والے سرکشو:
اللہ تعالیٰ کے کلام کی اطاعت کرو،
اور اُسکے موت کو فتح کرنے والے پاؤں کو چومو
اور جِسقدر بھی بڑی بغاوت تم اُسکے خلاف کرتے ہو
اُسکے غضب کی آگ کے شعلوں کو
تم کبھی بجھا نہ پاؤ گے۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ کا غضبناک غُصّہ غیر متقی آدمیوں
پر، جو اپنی ناراستی کے باعث سچ کو دبا دیتے ہیں،
آسمان سے ظاہر ہو چکا ہے۔
یہ خدا کے دشمن دعوئی کرتے ہیں کہ یہ خدا کی خدمت کرتے ہیں،
لیکن سچائی اور مذہب کے نام میں،
یہ بذاتِ الحق کو صلیب دیتے ہیں،
اور اگر ممکن ہو تو وہ الحق کو ہمیشہ کیلئے دبا دینا چاہتے ہیں،
لیکن ایسا ممکن نہیں ہے،
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی سچائی کو،
موت، جہنم اور سفاک جھوٹے نبیوں کے خلاف فتحمند کیا۔
ایسے جھوٹ بولنے والے جہنم کے مُنہ کو کشادہ کرتے ہیں
تاکہ اُنہی جیسوں کو ہڑپ کر جائے،
اور وہ زمین پر خدا کا کلام سننے کے
قحط کا باعث بنتے ہیں
اللہ تعالیٰ آدم کی پوری نسل سے غضبناک ہے
اُس نے اپنے کلام کو مقرر کیا کہ
آدم کی لعنتی اولاد کو تباہ کرے، اور
اپنی راستی میں اُنکو ہلاک کرنے کیلئے علیحدہ کر لیا ہے۔

کیا آپ اِس بات سے غافل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم جاری کیا
کہ تمام اِنسانی نسل کو ہلاک ہو کر دوبارہ زندہ ہونا ہے ؟
کیا اِس بات سے بھی واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
خود اِس فرمان کو جاری کیا ہے ؟
پرانی اِنسانیت کو اللہ تعالیٰ نے برہنہ حالت میں کیلوں سے گاڑ کر مرنے دیا
اور نئی اِنسانیت کو اپنے جلال کے لباس میں مُردوں میں سے جِلایا
گناہگار مُردہ اِنسانیت کیلئے موت کا فرمان
اور جلالی پاکیزہ اِنسانیت کیلئے زندگی کا فرمان
عیسیٰ المسیح، کلام اللہ کے ذریعے جاری ہُوا!
کیا آپ جانتے ہیں کہ الحق آیا
کہ سچ بنکر سچائی کی گواہی دے ؟
ایک رومی گورنر (پِلاطُوس) جِس نے حضرت عیسیٰ (یسوع)
کو عدالت کیلئے کھڑا کیا، اُس سے پُوچھتا ہے،
'سچائی کیا ہے ؟'
اِس گنہگار روح کو یہ معلوم نہ تھا کہ در حقیقت وہ خود
اور اُس جیسی تمام نسل عدالت کیلئے کھڑی ہے،
جِن پر عیسیٰ یعنی کلام اللہ اپنے خُون و گوشت کی قربانی دے کر
رُوزِ قیامت لائیگا۔
پھر کِس طرح خدا نے اپنا غضب ظاہر کیا؟
خدا نے اپنا بھڑکتا ہُوا کلام بھیجا
کہ وہ ایک دِن ہمیشہ کے لئے
اذّیت میں مبتلا گنہگاروں کو اپنے حضُور سے ہٹادے ؛
خدا نے اپنا جلتا ہُوا خالص اور گناہ سے مبّرہ کلام،
ایسے جِسمانی بدن کی صُورت میں جیسا کِسی گنہگار کا بھی ہو سکتا ہے،
اِس گری ہُوئی گنہگار دنیا میں بھیجا۔
تاکہ وہ برملا ہماری گری ہُوئی جِسمانی فِطرت
کو مجرم ٹھہرائے۔
اور تمام نسلِ اِنسانی کو مجموعی طور پر

موت کے گھاٹ اتار دیا
اور کلام اللہ کی نئی تخلیق کردہ امت کے ساتھ بدل دیا
اُنکے ساتھ جو نئے ایماندار ہیں،
جو سنتے ہیں، یقین کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں
اور رُوحانی طور پر دوبارہ عیسیٰ یعنی کلام اللہ جیسی ایک نئی
پاکیزہ فطرت کے ساتھ پیدا کئے گئے ہیں۔
کیونکہ خدا کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔
خدا نسلِ آدم کو یہ موقع فراہم کرتا ہے
کہ وہ اپنی ایمان سے عاری زندگی میں مر جائیں
اور کلام اللہ کی اِک نئی پاکیزہ زندگی میں
دوبارہ زندہ کئے جائیں۔

تمام نسلِ اِنسانی کا سر کردوبارہ زندہ ہونا
کیونکر ضروری ہے؟
خدا ہماری گنہگار مرضی کو بغیر سزا کے کیسے چھوڑ سکتا تھا؟
اُسکی غیرت اِس بات کی اجازت نہیں دیتی۔
اُسکے اِنصاف اور غیرت کا تقاضہ ہے کہ گنہگار کو سزا دی جائے
اور اُنکو موت کے گھاٹ اتار اجائے
جنہوں نے اُسکی پاکیزگی کے خلاف گناہ کیا۔
لیکن خدا دنیا سے محبت کرتا ہے
وہ اُس خاوند کی طرح ہے جس کا دِل ٹوٹ چکا ہے
لیکن پھر بھی وہ اپنی بے وفا بیوی کو اپنے پیار سے واپس لانا چاہتا ہے،
خدا کسی بھی حالت میں اپنی مخلوق کی تباہی نہیں چاہتا
پس اپنے ایک ہاتھ کی ہتھیلی کھولکر
تو وہ آسمانی مصالحت کرنا چاہتا ہے
اور دوسرے ہاتھ کے مکّے سے
جہنمی انتقام کے لئے دھمکاتا ہے،
خدا اِس زناکار دنیا میں آتا ہے

کہ اُسکا فیصلہ جان سکے :
کہ آیا یہ دنیا اُسکو اجازت دیگی
کہ خدا اُسے نئی تخلیق بنا کر عزّت کے ساتھ
وفاداری کا اور اطاعت شعاری کا عہد باندھ کر واپس لیجا سکے،
وہ گناہ جس کی سزا موت ہے اور خُون کا قرضہ سب معاف کر دے۔
اُس نے اپنے کلام یعنی باعزّت دُلہے کو اِس دنیا میں بھیجا
کہ وہ ہماری اِنسانیت کا جامہ اوڑھ کر
کُل گنہگار نسلِ اِنسانی کے لئے اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ
موت کے فرمان کو پورا کرے۔
اور یوں اللہ تعالیٰ کی عظمت قائم ہُوئی۔
اور پھر اُسکا کلام دوبارہ زندہ ہُوا
تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کا،
جو اُس نے نئی معاف کی گئی اِنسانیت کے ساتھ کیا،
جنہوں نے اپنے پرانے گنہگار دِل و دماغ چھوڑ کر
عیسیٰ کا سا دِل و دماغ حاصل کیا ہو،
اور وہ رُوحانی طور پر اُسکے ساتھ زندہ کئے گئے ہوں،
صالح بن سکے۔
ایسا اِسلئے کیا گیا کہ ایمانداروں کی عزّت قائم رہے۔
اُس ابدی کلام اللہ یعنی عیسیٰ کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد ہو!
کہ وہ سب جو کلام اللہ کے تابع ہونا چاہتے تھے
ایک بابرکت مستقبل یعنی نئی مخلوق بن کر اللہ تعالیٰ کے سچے اطاعت گذار بن جائیں
اور اُنکے گنہگار ماضی کا بوجھ باعزّت طریقے سے اتار دیا جائے۔
اگر اللہ تعالیٰ کا وقار
یا اللہ تعالیٰ کے حضُور آپکا وقار
آپ کیلئے کچھ معنی رکھتا ہو،
تو آج آپ گناہ کے لئے ایک قسم کی رُوحانی پشیمانی
اور دُکھ محسوس کریں گے جو آپکو اُس صحیح راستے پر لے آئیں گے
جو نجات کی طرف لے کر جاتا ہے

آپ ایمان کے ساتھ صرف اُسکو پکار کر ہی
اللہ تعالیٰ کا زندہ کلام حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ آج ہی اُسکی عطا کردہ نئی اِنسانیت کا حصہ بن سکتے ہیں۔

لیکن آپ کہتے ہیں،
"میرے ذہن میں تو کئی سوال ہیں"،
آپ نے گناہ پر بڑی تفصیلی بحث کی ہے ؛
اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو برداشت کیوں کرتا ہے ؟
اُن کو پنپنے کی اجازت کیوں ؟
کیونکہ حال تو پُر مطالبہ مستقبل کیلئے
ایک مختصر تیاری کا وقت ہے
گنہگاروں کی ظاہری خوشحالی
درحقیقت اِک لعنت ہے،
کیونکہ وہ دولت کی وجہ سے ابتری کا شکار ہیں
اور آنیوالی عدالت کے لئے تیار نہیں
لہذا اُنکی "سرفرازی" دراصل اُنکے لئے تباہی کی چھاپ ہے۔
ہم موت اور ابدی عدالت سے
دِل کی صرف ایک دھڑکن کے فاصلے پر ہیں۔
جب ہم موت سے ہمکنار ہونگے
تو ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ابدی کلام
کی عدالت کے تخت کے سامنے کھڑے ہیں
— جو اُس میں ایمان رکھتے،
اور مُردہ مذہبی رسوم کو ترک کرتے ہیں
اُن کی سزا کلام نے اپنے اُوپر لے لی
(ہماری جگہ موت گوارہ کر کے)
جِس قدر بھی کوئی شخص گنہگار ہو
جِس قدر بھی کوئی اپنی پست حالی میں دھنسا ہو
ایسی حالت جو صرف ابدی عذاب کے لائق ہو
اُسی قدر اُسے بخشش حاصل ہو گی۔

ایمان سے عاری لوگوں کے لئے مسیحا کا رحم